www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Paigham Sulh, 24 March 1923 (page *alif*)

ہماری تبلیغی کوششیں

آریہ سماج کو اشدھی میں شکست فاش

اشدھ شدہ ملکانوں کی واپسی

مولوی عبدالحق صاحب جو آجکل علاقہ ارتداد میں مصروف تبلیغ ہیں تحریر فرماتے ہیں:-

موضع سانڈھن جو ہمارا قریباً قریباً دو ماہ سے مرکز ہے۔ اس کا اثر ملکانہ قوم کے اکثر دیہات پر نہایت گہرا ہے۔ اور اسی بات کو معلوم کر کے ہم نے اسکو شروع سے ہی ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔ ۲ فروری ۱۹۲۳ء کو جو مجلس نمایندگان تبلیغ آگرہ میں قائم ہوئی تھی۔ اس میں مختلف تبلیغی انجمنوں کے قریباً سو مبلغین کا وفد بنا کر فوری کارروائی شروع کر دینے کی تجویز قرار پائی تھی۔ مگر ان تمام مبلغین میں سے کوئی صاحب بھی اس علاقہ میں نہ پہنچ سکے۔ سانڈھن میں پہنچکر ایک دو روز تو ان مبلغین کا انتظار کیا گیا۔ مگر جب ان تمام مبلغین میں سے کوئی نہ پہنچا تو ناچار اہالیان سانڈھن کے ہی وفود بنا کر مختلف اکناف ضلع آگرہ متھرا اور علیگڈھ میں بھجوا دیا گیا۔ نظیر خان صاحب نمبردار سانڈھن اس کے لئے خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالے کے فضل سے یہ وفود بہت مفید ثابت ہوئے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ ۱۲ مارچ کی پنچایت سانڈھن میں نہایت کامیاب ثابت ہوئی اور تمام ملکانہ قوم کے پنچوں نے بالاتفاق اس ریزولیوشن کو پاس کر کے عہد کر لیا۔ کہ وہ کبھی آریہ سماج یا ہندو نہیں ہونگے بلکہ وہ اپنے اسلام پر مضبوطی سے قائم رہیں گے۔ اسلام سے بھٹکائے جانیوالوں کی ایک جماعت کثیر از سر نو اسلام میں داخل ہوئی۔ اور پرکھم میں کل شدھی کی تاریخ تھی۔ اہالیان پرکھم کی درخواست پر ہمارے مبلغ شیخ محمد یوسف صاحب سانڈھن والوں کو لیکر پرکھم جا پہنچے اور پرکھم کو مرتد ہونے سے بچا لیا۔ اسی طرح سے سکندرہ میں ۱۸ مارچ کو شدھی کی خبر سنکر موضع سانڈھن سے مراد خان صاحب اور نظیر خانصاحب کو بھیجا گیا۔ وہاں ۵۰۰ آریہ اسی غرض سے جمع ہو گئے تھے۔ مگر ہمارے دو آدمیوں نے ان کا مقابلہ کیا اور غالب آئے اور شدھی کا سب سامان وہاں سے اٹھوا دیا۔ آریہ اپنا سا منہ لیکر واپس آئے۔ آریہ سماج کا پرکھم پر یہ تیسرا حملہ تھا۔ کہ جو پہلے کی طرح ناکام رہا۔ ان کا خرچ کیا ہوا روپیہ ضائع گیا۔ اور شدھی کی خوشی کی بجائے ناکامی و حسرت کی گھنگھور گھٹاؤں کے ساتھ واپس آنا پڑا۔ سانڈھن کے جلسہ میں اکثر شدھ ہونے والوں نے بیان کیا۔ کہ ان کو زبردستی شدھ کیا گیا تھا۔ اس لئے دوبارہ بخوشی خاطر اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ وہ دل سے مسلمان ہی تھے وہ براہمن اور ہندو کہ جنہوں نے ان کے ہاتھ کا کھانا کھایا از روئے دھرم شاستر ان کو ۳۴ دن تک گئو موتر (گائے کا پیشاب) پینا اور جو کھانا چاہیئے۔ اور گنگا اشنان کرنا چاہیئے۔ دوسرے ہندوؤں کو چاہیئے کہ جبتک وہ ایسا نہ کریں ان کو ہندو دھرم سے خارج سمجھیں۔ دیکھو اتری سمرتی اشلوک ۱۷۱۔